سخنان

زیر نظر شمارہ میں ان معصومین علیہم السلام کے تذکار جمیل ہیں جن کی ولادت وشہادت ایام ماہنامہ سے منسلک ہے ساتھ ہی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جن کا تذکرہ محرم نمبر میں سہواً چھوٹ گیا تھا۔ تازہ جریدہ کی زینت ہے۔

ربیع الاول اصل میں ماہ بہار توحید وانسانیت ہے۔ اس شہر مشرف میں جہاں سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد ہے وہیں ناشر علوم اولین وآخرین معلم قرآن مبین مصحف ناطق حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت بھی ہے۔

سید العلماءؒ فرماتے ہیں

(۱)　　حضرت مرسل اعظمؐ :۔ ''جن کا اسوۂ حسنہ تمام مسلمانوں کے نزدیک واجب الاتباع ہے اور آپ کی سیرت خلق عظیم کا کامل مصداق ہونے کی بنا پر تمام افراد بشر کے لئے بلندترین معراج ارتقا کی مثال ہے''

(۲)　　حضرت امام حسن علیہ السلام:۔ ''جنھوں نے امن وامان اور ملت اسلامیہ کی بہبودی کے لئے تاج وتخت کو ٹھکرا کر صلح پسندی کی مثال قائم کرنے کے ساتھ اپنے حکیمانہ شرائط صلح سے شریعت اسلام کے تحفظ کی اس ذمہ داری کو پورا کیا جو اُن کے لئے ایک مقصد حیات کی حیثیت رکھتی اور اس صلح کے مرحلہ کو انجام دے کر اس مجاہدۂ حق کے موقع کو قریب کیا جسے ۶۱ھ میں شہید کربلا حضرت امام حسینؑ نے انجام تک پہونچایا۔''

(۳)　　حضرت امام جعفر صادقؑ:۔ ''جنھوں نے علوم کے دریا بہا دیئے۔ ان کے پہلے خدا پرستی کا وہ راستہ جسے حضرت محمد عربیؐ نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا ظلم وستم کی آندھیوں سے شبہات واوہام کی گرد میں پٹ گیا تھا۔ اگرچہ آل رسولؐ میں سے ہر مقدس ہستی اس تعلیم کی حفاظت کرتی رہی اور اسی لئے قربانیاں پیش ہوتی رہیں مگر سیاسی اقتدار کے شکنجوں نے زیادہ انھیں کھلی فضا میں سانس لینے کا موقع نہیں دیا مگر حضرت باقرؑ وصادقؑ ان دونوں بزرگواروں کو اس وقت کے سیاسی حالات کی بنا پر اتنا موقع مل سکا کہ وہ رسولؐ کے گھرانے کے مقدس تعلیمات کو جونوع انسانی کے سُدھارنے کے ذمہ دار ہیں، نمایاں اور صاف کر کے دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کرسکیں۔''

(۴)　　حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:۔ ''آپ نے حقانیت کی راہ میں قید کی کڑیاں جھیلیں اور مدت مدید تک سختیاں برداشت کیں۔ آخر عمر کے کئی سال تمام وکمال قید خانے میں گذر گئے مگر آپ کی بلند سیرت کی روشنی اتنی تیز تھی کہ قید خانے کی اونچی اور سنگین دیواریں اس کے لئے ایک نازک وباریک پردہ سے زیادہ نہ تھیں جس کے اندر سے اس کی شعاعیں چھن چھن کر باہر نکلتی رہیں یہاں تک کہ چودہ صدیاں پار کر کے ہم تک بھی پہنچ سکیں ہیں۔''

(۵)　　حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام:۔ ''آپ کی زندگی بھی جلاوطنی اور قید وبند میں گذری مگر علوم واحکام آل محمدؐ کی اشاعت کے کام کو جاری رکھا۔''

ہائے علم دوست محسن

حیف صد حیف کہ اب نظروں کے سامنے چودھری صاحب نہیں رہے۔ اپنے وطن عزیز اکبر پور حسینؑ مظلوم کے ماتم میں شرکت کے لئے حسب معمول اپنے تکالیف کو فراموش کر کے پہنچ گئے اور چند دنوں خاتونؑ جنت کو پرسا دے کر جمعہ ۸ر محرم الحرام ۱۴۲۶ھ مطابق ۱۸ر فروری ۲۰۰۵ء کو عاشق صادقِ محمدؐ و آلِ محمدؐ، عزادارِ وفادارِ سید الشہداء اروحنا لہ الفداء نے محبتِ اہل بیتؑ پر نقدِ جان نچھاور کر کے اپنے ملک و وطن کو الوداع کہہ دیا۔

چودھری نے جان دے دی بڑھ کے پائے شاہؑ پر　　عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا

محقق یگانہ، ادیب العصر، فاضل نبیل مولانا چودھری سبط محمد نقوی صاحب قبلہ مرحوم و مبرور بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ سراپا کہ دنیا سر کہے، دماغ مرکزِ معقولات، سینہ مخزن علوم، کان حق نیوش، نگاہیں دور رس و حق بین، زبان سخن سنج و سخن نواز، منھ بے حد چٹورا، پیٹ بیشتر اوقات اپنے مقصد حیات کی طرف متوجہ، دست ہائے حق پرست ہمہ وقت اپنے فرائض کی ادائیگی خصوصاً قلم نوازی و ادب پروری میں مصروف، قدم ہمیشہ راہ وضع داری و وفاداری کے رہ نورد نیز وادیٔ محبت و ہمدردی میں گامزن۔

چودھری صاحب بلند پایہ ادیب، خطیب، مورّخ، محقق، ناقد، منقد، مدبّر، منظم، مصلح، مخلص، محسن، حق گو، بے باک، صاحب نظریات، عالم، عامل، صحافی، مدیر، بانی، ہمدرد، سیاست داں اور شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر گر، قلم پرور، محترم علماء اور طلاب نواز یعنی بھرپور اور بے لوث علم دوست شخص تھے۔

اے سراپا شفقت واحترام!　　’’ایسا کہاں سے پائیں کہ تجھ سا کہیں جسے‘‘

ایسے دورِ قحط الرجال میں ماتیؔ جائسی مرحوم کا ایک شعر رہنمائی و تسکینِ خاطر کا کام انجام دیتا ہے۔

راہ سونی ہے اکیلا ہی چلا جا ماتیؔ　　اب کہاں قافلۂ اہل وفا رکھا ہے

آخر میں مہندس شبیب اکبر نقوی اثیرؔ جائسی کے وہ چند شعر جو (ھل جزا الاحسان الا الاحسان) کے تحت نظم ہوئے ہیں پیش ہیں:

تھا علم دوست بھی اور وقت کا ادیب بھی تھا　　خلوص و عزم سے بے انتہا قریب بھی تھا
حیات ساری سخن مندیوں میں گذری ہے　　محبِ قلم کا تھا افکار کا حبیب تھا وہ
ولائے سبطِ محمد پہ جان دے دینا　　یہی دلیل ہے اس کی کہ خوش نصیب تھا وہ
زبان و خامہ سے حق گفتنی کا کام لیا　　اس عہد مکر میں کہئے بڑا عجیب تھا وہ
وہ چودھری جسے نباض وقت کہہ لیجے　　ادب کا فکر کا تاریخ کا طبیب تھا وہ
خطیب و ناقد و شاعر تھا مرد حق گفتار　　سخن نواز و سخن پرورِ عجیب تھا وہ
اثیرؔ کیوں نہ کرے اس کی خوبیاں تحریر　　بزرگ ہوتے ہوئے واصفِ شبیب بھی تھا

(ادارہ)